مرزا محمد رفیع سوداؔ

(1713 – 1781)

مرزا محمد رفیع نام، سوداؔ تخلص تھا۔ اُن کے والد بغرضِ تجارت کابل سے دہلی آئے اور یہیں آباد ہوگئے۔ سوداؔ دلّی میں پیدا ہوئے اور قدیم رسم و رواج کے مطابق عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ بچپن ہی سے نہایت ذہین اور موزوں طبع تھے۔ ابتدا میں فارسی اشعار کہے اور کچھ دن سلیمان قلی خاں وِدؔاد کو اپنا کلام دکھایا۔ اس کے بعد شاہ حاتمؔ کے باقاعدہ شاگرد ہوئے۔

سوداؔ کی شاعری کا شہرہ سُن کر نواب شجاع الدّولہ نے ''برادرِ من، مشفقِ من'' لکھ کر انھیں لکھنؤ آنے کی دعوت دی۔ سوداؔ اس وقت تو نہ جا سکے، مگر کچھ عرصے کے بعد حالات نے انھیں دلّی چھوڑ کر لکھنؤ جانے پر مجبور کر دیا۔ یہاں نواب شجاع الدّولہ اور ان کے بیٹے نواب آصف الدّولہ کے زمانے میں خاطر خواہ پذیرائی ہوئی اور لکھنؤ میں ہی انتقال کیا۔

سوداؔ نے شاعری کی تمام اصناف میں طبع آزمائی کی ہے مگر قصیدہ گوئی اور ہجو نگاری میں اُن کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ اُن کے قصائد اپنے پُرشکوہ لب و لہجے، مضامین کی تازگی، خیال کی بلندی، کلام کی چستی اور بندش کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ اردو قصیدے کی تاریخ میں کوئی بھی دوسرا شاعر سوداؔ کے مرتبے کو نہیں پہنچتا۔ سوداؔ کے بعد قصیدہ نگاری میں دوسرا بڑا نام ذوقؔ کا ہے۔

سوداؔ مزاجاً قصیدے کے شاعر ہیں۔ لیکن اُن کی غزلیں زبان و بیان کی صفائی اور لہجے کے تیکھے پن کی وجہ سے اپنی خاص پہچان رکھتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

5012CH12

غزل

بہار، بے سپرِ جام و یار گزرے ہے
نسیم تیر سی چھاتی کے پار گزرے ہے

گزر مرا، ترے کوچے میں گو نہیں نہ سہی
مرے خیال میں توٗ لاکھ بار گزرے ہے

کہے ہے آج ترے در پہ اضطراب نسیم
کہ اس جہاں سے کوئی خاکسار گزرے ہے

میں وہ نہیں کہ کوئی مجھ سے مل کے ہو بد نام
نہ جانے ! کیا تری خاطر میں یار گزرے ہے

گزر مرا تیرے کوچے سے یوں ہے اے ظالم
کہ جیسے ریت سے پانی کی دھار گزرے ہے

مجھے تو دیکھ کے جوش و خروش سوداؔ کا
اسی ہی فکر میں لیل و نہار گزرے ہے

(ق)

یہ آدمی ہے کہ سر مارتا پھرے ہے بہ سنگ
کہ موجِ تند سرِ کوہسار گزرے ہے

—— مرزا محمد رفیع سوداؔ

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ ومعنی:

بے سپر	:	بغیر ڈھال کے مراد بغیر کسی بچاؤ کے
نسیم	:	صبح کی خوش گوار ہوا
اضطراب	:	بے چینی، بے قراری
خاکسار	:	خاک کی مانند، عاجز، حقیر
جوش وخروش	:	بہت زیادہ جوش اور تیزی
لیل ونہار	:	رات اور دن
بہ سنگ	:	پتھر سے
موجِ تند	:	تیز لہر، تیز جھونکا
کوہسار	:	پہاڑی یا پہاڑی سلسلہ

غور کرنے کی بات:

○ جب شاعر غزل کے کسی شعر کے دو مصرعوں میں اپنی بات مکمل کرنے سے قاصر رہتا ہے تو وہ اسے چار یا اس سے زیادہ مصرعوں میں پھیلا کر بیان کرتا ہے ایسے اشعار کو قطعہ بند کہتے ہیں۔ جیسے سوداؔ کی اس غزل کے آخری چار مصرعے قطع بند ہیں۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ ’’نسیم تیری چھاتی کے پار گزرے ہے‘‘ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

2۔ ’’میں وہ نہیں کہ کوئی مجھ سے مل کے ہو بدنام‘‘ سے شاعر کا کیا مطلب ہے؟

3۔ مقطعے کے قطعہ بند اشعار میں شاعر نے اپنی کس کیفیت کا اظہار کیا ہے؟

© NCERT not to be republished

عملی کام:

- اس غزل کے اشعار میں شاعر نے جہاں جہاں اضافت کا استعمال کیا ہے ان کی نشاندہی کیجیے۔
- اس غزل کے قافیوں کی فہرست بنائیے۔

© NCERT not to be republished